دین میں بدعت اور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الإبتداع في الدين والاحتفال بمولد خاتم النبيين

(اردو-الأردية-urdu)

عبد العزیز بن سالم العمر

ترجمہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

islamhouse.com

الإبتداع في الدين والاحتفال بمولد خاتم النبيين

عبد العزيز بن سالم العمر

ترجمة

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنے رسول کودین حق اورہدایت کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کوتمام ادیان پرغالب کرے گرچہ کافراسے ناپسندکریں.اوردرودوسلام ہواللہ کے بندے ورسول ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پرجوشرک وگمراہی کومٹانے والے ،حق کوظاھرکرنے والے اوراسکی طرف دعوت دینے والےتھے –اللہ کا درود وسلام نازل ہوان پراورانکے آل واصحاب پر أمابعد:

سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اوربہترطریقہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اورسب سے بری چیزنئی چیزوں کا ایجاد کرنا ہے اورہرنئی چیز بدعت ہے اورہربدعت گمراہی ہے اورہرگمراہی آگ میں لے جانے والی ہے.

محترم قارئین!کون سی بدعت ہے جس سے شارع نے ڈرایا ہے اوراسے گمراہ کن قراردیا ہے.

بدعت کی لغوی تعریف:جوکسی سابقہ مثال کے بغیر ایجاد کی گئی ہو.

بدعت کی شرعی تعریف:دین میں ایجاد کردہ ایساطریقہ جوشریعت کے مشابہ ہواوریہ سنت کے باالمقابل اوراسکے ضد ہے.

میرے مسلم بھائی! بدعت کے سلسلہ میں آپ کی خدمت میں چند نصوص پیش ہیں:

1. عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :" تم میں سے جوبھی میرے بعد زندہ رہے گا توبہت زیادہ

اختلافات دیکھے گالہذاتم میری اورمیرے بعدہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کولازم پکڑنا اوراس کومضبوطی سےتھامے رہنا ،اورنئی چیزوں کے ایجادکرنے سے دوررہنا اسلئے کہ ہربدعت گمراہی ہے " (احمد ترمذی ابن ماجہ دارمی حاکم اورابن حبان نے روایت کی ہے اورالبانی رحمہ اللہ نے کتاب السنہ کی تخریج میں اسے صحیح قراردیا ہے)

2. جابربن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اللہ جسکو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اورجسے گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور بےشک بہترین کلام اللہ تعالی کی کتاب ہے اورسب سے عمدہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اورسب سے بدترین کام وہ ہیں جن کودین میں ایجاد کیا جائے اوردین میں ہرنوایجادچیزبدعت ہے"(اسے مسلم اوربیہقی نے روایت کیا ہے اورمسلم اورنسائی میں صحیح سند کے ساتھ ہے "ہرگمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے").

3. اورعائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"جس نے میرے دین میں کوئی ایسی چیزایجاد کی جواسمیں سے نہیں ہے تووہ مردود ہے"(متفق علیہ) اورمسلم کی ایک روایت میں "جس نے کوئی ایسا عمل کیا جوہمارے حکم کے خلاف ہے تووہ مردود ہے".

(ابن حجررحمہ اللہ "ہربدعت گمراہی" کے تحت فرماتے ہیں:"یہ جملہ ایک شرعی قاعدہ ہے کہ ہروہ بدعت جوگمراہ ہے شریعت میں سے نہیں ہوسکتی اسلئے کہ شریعت سب کی سب ہدایت ہے.اوررہی بات حدیث عائشہ تویہ جوامع الکلم میں سے ہے اوریہ ظاہری اعمال کا میزان ہے.اوربدعتی کا عمل

مردود ہے اوراہل علم کا اسکے بارے میں دوقول ہیں اول:اسکا عمل خود اسی پرلوٹادیا جاتا ہے .دوم:بدعتی نے اللہ کے حکم کورد کردیا کیونکہ اسنے اپنے آپ کواحکم الحاکمین کے مشابہ قراردیا اوردین میں ایسی چیز کومشروع قراردیا جسکی اللہ نے اجازت نہیں فرمائی ہے "ا.ھ.

بدعت کے بارے میں صحابہ کرام کے بعض اقوال:

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :"پیروی کرو اوربدعت نہ ایجاد کروکیونکہ تم (سنت سے)کافی کردئے گئے ہو"(طبرانی اوردارمی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

عبد اللہ بن عمررضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"ہربدعت گمراہی ہے گرچہ لوگ اسے اچھا سمجھیں"(دارمی نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے)

اورعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں بیٹھی ہوئی قوم کی تردید کی جنکے ہاتھوں میں کنکریاں تھیں اوران میں سے ایک آدمی یہ کہ رہا تھا :کہ سوباراللہ اکبرکہو،تووہ اللہ اکبرکہتے ،پھرکہتا کہ :سوبارلا الہ الا اللہ کہو تووہ سوبارلا الہ الا اللہ کہتے ،سوبارسبحان اللہ کہو تووہ سوبارسبحان اللہ کہتے آپ نے فرمایا:"قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کیا تم لوگ ایسے طریقے پرہوجومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے زیادہ بہترہے یا گمراہی کے دروازے کھولنے والے ہو-توا ن لوگوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! اے ابوعبد الرحمن ہمارامقصد صرف خیرکا ہی ہے انہوں نے کہا کہ :کتنے خیرکے متلاشی اسے ہرگزنہیں پاسکتے "-(دارمی اورابونعیم نے اسکوصحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے).

یہ تھا امت کے سلف کا بدعت کی خطرناکی کے بارے میں سمجھ اسلئے امام دارالهجرة مالک رحمہ اللہ نے فرمایا :جس نے اسلام میں کوئی ایسی بدعت ایجاد کی جسکواچھا سمجھتا ہے تواسنے یہ گمان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت میں خیانت کی اسلئے کہ اللہ کہتا ہے کہ"آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کومکمل کردیا اورتم پراپنی نعمت تمام کردی اورتمہارے لئے اسلام کوبطوردین پسند کرلیا" [المائدة:3] توجوچیزاسوقت دین نہ تھی آج بھی دین میں سے نہ ہوگی" ا.ھ.

امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان ہے:"جس نے (دین میں)کسی چیز کواچھا سمجھا تواس نے شریعت سازی کی"

اورامام احمد رحمہ اللہ کا فرمان ہے:"سنت کا اصول ہمارے نزدیک اس چیزکولازم پکڑنا ہے جس پررسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھےاورانکی پیروی کرنا ہے اوربدعت سے کنارہ کشی اختیا رکرنا ہے اورہربدعت گمراہی ہے"

- بدعت کی خطرناکی:

1 - اسکا عمل اسی پرلوٹا دیا جاتا ہے

2 - جب تک وہ بدعت پرمصررہتا ہے اسکی توبہ قبول نہیں ہوتی

3 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پرآنے سےروک دیا جائیگا.

4 - قیامت تک اسکی بدعت پرعمل کرنے والوں کے گنا ہوں کا اس پرگنا ہ ہوگا.

5 - بدعتی شخص ملعون ہوتا ہے.

6 - بدعتی شخص اللہ سے صرف دوری حاصل کرتا ہے.

7 - بدعت سنت کومردہ کردیتی ہے.

8 - بدعت ہلاکت کا سبب ہے.

9 - بدعت کفرکی ڈاک ہے.

10 - بدعت اختلاف کے ایسے دروازے کوکھول دیتی ہے جوبغیرکسی دلیل کے صرف ہوائے نفس پرقائم ہوتی ہے.

11 - بدعت کو کمترسمجھنا فسوق ونافرمانی تک پہنچادیتی ہے.

- بدعت کواچھا قراردینے والوں کے شبہات اورانکا رد:

1- (جسکومسلمان اچھا سمجھیں تووہ اللہ کے نزدیک اچھا ہے اورجسکومسلمان براسمجھیں تووہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے.)

پہلی بات:یہ حدیث مرفوعا ثابت نہیں ہے بلکہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے ،اورصحابی کے قول کورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا .اوربالفرض اسکوصحیح بھی مان لیا جائے تواس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ جسکوتمام مسلمان اچھا سمجھیں تویہ اجماع ہوگی اوراجماع حجت ہے اوراسمیں ان لوگوں کیلئے کوئی حجت نہیں ہے جوبدعت کواچھا گردانتے ہیں ،اورمعتبراصولیین کے اجماع سے مراد : اہل علم کا کسی زمانہ میں اجماع کرنا ہے.

2- عمررضی اللہ عنہ کا قول "کیا ہی اچھی بدعت ہے" یہ تراویح کی نمازکے بارے میں تھی اوریہ سنت ہے لیکن عمررضی اللہ عنہ نے اسے جماعت کے ساتھ قائم کی جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امام کے

پیچھے قائم کرنے سے لوگوں پراسکے فرض ہونے کے اندیشہ سے چھوڑدیا تھا تویہ عمررضی اللہ عنہ نے لغوی بدعت کے طورپرکہا تھا.کیونکہ یہ سابقہ مثال پرنہ تھی چنانچہ ابوبکررضی اللہ عنہ کے دورمیں نہ تھی .یا یہ کہ جب عمررضی اللہ عنہ نے مسجد روشن کی اورلوگ بھی اکھٹا ہوگئے توعمررضی اللہ عنہ نے گمان کیا کہ یہ انکا عمل نیا ہے توفرمایا "کیا ہی اچھی بدعت ہے" اوریہ بھی کہ عمررضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں جنکی قول سے دلیل پکڑی جاسکتی ہے جب وہ نصوص کے مخالف نہ ہو،)

3- جس نے اسلام میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا تواسکو اسکا ثواب ملے گا اوران لوگوں کے عمل کابھی ثواب ملتا رہے گا جواسکے بعد اسے کریں گے بغیراسکے ثواب میں کسی کمی کے.

اس حدیث کا ایک واقعہ ہے وہ یہ کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مضرقوم سے ننگے پاؤں اوربدن،اون کی دھاری دارچادریں پہنے ہوئے کچھ لوگ حاضرہوئے جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا توآپ کا چھرا ان پرفقردیکھنے کی وجہ سے بدل گیا آپ نے بلال کوحکم دیا انھوں نے اذان دی پھر(جب لوگ نمازکیلئے جمع ہوگئے تو)تکبیرکہی اورآپ نے نمازپڑھائی پھرلوگوں سے خطاب فرمایااورانھیں صدقہ پرابھارا توایک صحابی بھاری بھرکم گھٹرلے کرآئے اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھدیا پھرلوگوں نے لانا شروع کردیا یہاں تک کہ غلوں اور کپڑوں کے دوڈھیرجمع ہوگئے توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جسنے کوئی اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا ...الخ) پس سنت یہ کہ اسنے انفاق کی سنت کوزندہ کیا سخاوت کے ذریعہ نہ کہ اسنے صدقہ کوجاری کیا.

4-عرف عام: جس پراکثرلوگ ہوں بدعت میں سے جسکولوگ جانتے ہوں اوراسکوپکڑے ہوئے ہوں کیونکہ یہ انکے عرف میں سے ہے جس پراپنے آباءکو پایا ہے.اوریہی چیزمشرکوں کے حق کوناماننے کے سبب میں سے تھی "کہ بے شک ہم نے اپنے باب داداؤں کوایک طریقہ پرپایا ہے اورہم انہیں کے نقش قدم پرچلنے والے ہیں"[الزخرف:23]

اورجماعت اکثریت کا نام نہیں ہے بلکہ جماعت وہ ہے جنکی سنت موافقت کرے گرچہ وہ قلیل تعدادمیں ہوں.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:"بے شک اسلام غربت کے عالم میں شروع ہواتھا اورعنقریب اجنبیت کی طرف پلٹ جائے گا توخوشخبری ہوغرباء کیلئے"پوچھا گیا: غرباء ہیں کون ہیں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!؟ فرمایا:"جولوگوں کے فساد کے وقت انکی اصلاح کرتے ہیں"(حدیث صحیح ہے)

اورعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:"کہ جماعت وہ ہے جوحق کی موافقت کرے گرچہ تم تنہا ہی کیوں نہ ہو"

بدعت کے پھیلنے کے اسباب:

1. سنت مطہرہ اورحدیث کے مصطلحات سے جہالت برتنا اس طورپرکہ صحیح اورضعیف کےدرمیان تمییزنہ کرسکنا.تواسطرح سے ضعیف وموضوع احادیثیں کثرت سے ہوتی ہیں جیسا کہ "محمدی نورکی بدعت" جوایک موضوع حدیث پرقائم ہے(کہ اللہ نے سب سے پہلے اپنے نبی کا نورپیدا کیا اے جابر!)اور"محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوجہ سے مخلوقات کی پیدائش کی بدعت"

جوایک جھوٹی حدیث پرقائم ہے (اگرآپ نہ ہوتے توآسمان نہ پیدا ہوتے) اورگڑھنے والے پریہ بات پوشیدہ رہ گئی کہ اگر مخلوق نہ ہوتی تومحمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھیجے جاتے.اللہ کا ارشاد ہے "اے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم)ہم نے توآپ کودینا والوں کیلئے رحمت بنا کربھیجاہے) [الأنبیاء:107].

2. لوگوں کا جاہلوں کواپنا سرداربنا لینا جوتعلیم وفتوی دیتے پھریں اوراللہ کے دین میں بغیرعلم کے کلام کرنا شروع کریں.

3. بعض ایسے عادات اورخرافات جن پرکوئی شرعی دلیل دلالت نہیں کرتی اورنہ ہی عقل اسے رواسمجھتی جیسے میلاد وماتم وغیرہ کی بدعات.

4. ائمہ مجتہدین کی عصمت کا اعتقاد رکھنا اورمشائخ کوانبیاء کی طرح تقدس کا درجہ دینا .

5. متشابہ آیات واحادیث کی پیروی کرنا اورمحکم کیطرف نہ لوٹانا)

- میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میلاد کی ابتداء:سب سے پہلے اسے قاہرہ کے اندرچوتھی صدی ہجری میں فاطمی خلفاء نے ایجاد کی ،وہ عبیدیین تھے اورانکی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی رشتہ نہ تھی.وہ زنادقہ اوربے دین تھے اپنے آپ کوروافض ظاہرکرتے جبکہ باطن میں خالص کفرکوپوشیدہ رکھتے.انھوں نے چھ میلادیں ایجاد کیں:میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم .میلاد امام علی رضی اللہ عنہ،میلاد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ،میلاد حسن وحسین رضی اللہ عنہما.اورمیلاد بادشاہ وقت کا.پھراسے افضل بن امیرالجیوش نے باطل قراردیدیا پھر اسےفاطمی خلیفہ

آمربأحکام اللہ کے ہاتھوں پانسوچوبیس ہجری میں دوبارہ منایا جانے لگا جبکہ لوگ اسے بھول چکے تھے.

اورسب سے پہلے میلاد النبی کواربل کے بادشاہ ملک مظفرکوکپوری نے ساتویں صدی ہجری میں ایجاد کیا اوراسی وقت سے ابتک یہ عمل جاری ہے.جبکہ یہ میلادیں پہلے تین افضل ادوار میں سلف کے عمل میں سے نہ تھیں اورنہ ہی ائمہ اربعہ کے طریقےمیں سے بلکہ اسکوقرون مفضلہ کے بعد زنادقہ وجہلاء نے ایجاد کیا تھا.تویہ اللہ کے دین میں بدعت ہے .اورآپ کسی مشرک کونہیں پائیں گے مگروہ اللہ کی نقص کرنے والا ہوگا اورکسی بدعتی کونہیں پائیں گے مگروہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنے والا ہوگا.

(**شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ** :"اورجملہ منکربدعات میں سے جسکولوگوں نے ایجاد کرلیا ہے ماہ ربیع الاول میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا جشن منانے کی بدعت ہے اوروہ اس جشن میں مختلف قسم پرہیں:

کچھ لوگ تو اسے صرف اجتماع تك محدود رکھتے ہیں (یعنی وہ اس دن جمع ہو کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس میں اسی مناسبت سے تقاریر ہوتی اور قصیدے پڑھے جاتے ہیں.

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کھانے تیار کرتے اور مٹھائی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں.

اور ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ جشن مساجد میں مناتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے گھروں میں مناتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اس جشن کو مذکورہ بالا اشیاء تك ہی محدود نہیں رکھتے، بلکہ وہ اس اجتماع کو حرام کاموں پر مشتمل کر دیتے ہیں جس میں مرد و زن کا اختلاط، اور رقص و سرور اور موسیقی کی محفلیں سجائی جاتی ہیں، اور شرکیہ اعمال بھی کیے جاتے ہیں، مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور مدد طلب کرنا، اور انہیں پکارنا، اور دشمنوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا، وغیرہ اعمال شامل ہوتے ہیں.

جشن میلاد النبی کی جتنی بھی انواع و اقسام ہیں، اور اسے منانے والوں کے مقاصدہ چاہیں جتنے بھی مختلف ہوں، بلاشك و شبہ یہ سب کچھ حرام اور بدعت اور دین اسلام میں ایك نئی ایجاد ہے، جو فاطمی شیعوں نے دین اسلام اور مسلمانوں کے فساد کے لیے پہلے تینوں افضل ادوار گزر جانے کے بعد ایجاد کی.

اور مسلمان شخص کو تو چاہیے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا احیاء کرے اور جتنی بھی بدعات ہیں انہیں ختم کرے، اور کسی بھی کام کو اس وقت تك سرانجام نہ دے جب تك اسے اس کے متعلق اللہ تعالی کا حکم معلوم نہ ہو.ا.ھ.

جشن میلاد منانے والوں کے شبہات کا مناقشہ

اس بدعت کے منانے کودرست سمجھنے والوں کا ایك شبہ ہے جو مکڑی کے جال سے بھی زیادہ کمزور ہے، ذیل میں اس شبہ کا ازالہ کیا جاتا ہے:

1 - ان بدعتیوں کا دعوی ہے کہ: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کے لیے منایا جاتا ہے:

اس شبہ کا جواب:

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے ان کے فرامین پر عمل پیرا ہوا جائے، اور جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب کیا جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے.

بدعات و خرافات پر عمل کرنا، اور معاصی و گناہ کے کام کرنے میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہیں، اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بھی اسی مذموم قبیل سے ہے کیونکہ یہ معصیت و نافرمانی ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ تعظیم اور عزت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے جیسا کہ عروۃ بن مسعود نے قریش کو کہا تھا:

(میری قوم کے لوگو! اللہ تعالی کی قسم میں بادشاہوں کے پاس بھی گیا ہوں اور قیصر و کسری اور نجاشی سے بھی ملا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کسی بھی بادشاہ کے ساتھیوں کواس کی اتنی عزت کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھوکتے ہیں، تو وہ تھوك بھی صحابہ میں سے کسی ایك کے ہاتھ پر گرتی ہے، اور وہ تھوك اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتا ہے، اور جب وہ انہیں کسی کام کا حکم دیتے ہیں تو ان کے حکم پر فورا عمل کرتے ہیں، اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کرتے ہیں تو اس کے ساتھی وضوء کے پانی پر ایك دوسرے سے جھگڑپڑتے ہیں، اور

جب اس کے سامنے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز پست رکھتے ہیں، اور اس کی تعظیم کرتے ہوئے اسے تیز نظروں سے دیکھتے تك بھی نہیں"

صحیح بخاری شریف (3 / 178) حدیث نمبر (27 31) اور (2732)، اور فتح الباری (5 / 388).

اس تعظیم کے باوجود انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کو جشن اور عید میلاد کا دن نہیں بنایا، اگر ایسا کرنا مشروع اور جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی بھی اس کو ترك نہ کرتے.

2 - یہ دلیل دینا کہ بہت سے ملکوں کے لوگ یہ جشن مناتے ہیں:

اس کے جواب میں ہم صرف اتنا کہیں گے کہ: حجت اور دلیل تو وہی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عمومی طور پر بدعات کی ایجاد اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت ثابت ہے، اور یہ جشن بھی اس میں شامل ہوتا ہے.

جب لوگوں کا عمل کتاب و سنت کی دلیل کے مخالف ہو تو وہ عمل حجت اور دلیل نہیں بن سکتا چاہے اس پر عمل کرنے والوں کی تعداد کتنی بھی زیادہ کیوں نہ ہو:

فرمان باری تعالی ہے: ¼ وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّهِإِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ« [الأنعام:118]

"اگر آپ زمین میں اکثر لوگوں کی اطاعت کرنے لگ جائیں تو وہ آپ کو اللہ تعالی کی راہ سے گمراہ کر دیں گے"

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ الحمد للہ ہر دور میں بدعت کو ختم کرنے اور اسے مٹانے اور اس کے باطل کو بیان کرنے والے لوگ موجود رہے ہیں، لہذا حق واضح ہو جانے کے بعد کچھ لوگوں کا اس بدعت پر عمل کرتے رہنا کوئی حجت اور دلیل نہیں بن جاتی.

اس جشن میلاد کا انکار کرنے والوں میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی شامل ہیں جنہوں نے اپنی معروف کتاب" اقتضاء الصراط المستقیم" میں اور امام شاطبی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب" الاعتصام" میں اور ابن الحاج نے " المدخل" میں اور شیخ تاج الدین علی بن عمر اللخمی نے تو اس کے متعلق ایك مستقل کتاب تالیف کی ہے، اور شیخ محمد بشیر الشہسوانی ھندی نے اپنی کتاب " صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیخ دحلان" میں اور سید محمد رشید رضا نے بھی ایك مستقل رسالہ لکھا ہے، اور شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ نے بھی اس موضوع کے متعلق ایك مستقل رسالہ لکھا ہے، اور جناب فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی اور ان کے علاوہ کئی ایك نے بھی اس بدعت کے بارہ میں بہت کچھ لکھا اور اس کا بطلان کیا ہے، اور آج تك اس کے متعلق لکھا جا رہا ہے، بلکہ ہر برس اس بدعت منانے کے ایام میں اخبارات اور میگزینوں اور رسائل و مجلات میں کئی کئی صفحات لکھے جاتے ہیں.

3 - جشن میلاد منانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کا احیاء ہوتا ہے.

اس کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تو ہر مسلمان شخص کے ساتھ تجدید ہوتی رہتی ہے اور مسلمان شخص تو اس سے ہر وقت مرتبط رہتا ہے،

جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اذان میں آتا ہے یا پھر اقامت میں یا تقاریر اور خطبوں میں، اور وضوء کرنے اور نماز کی ادائیگی کے بعد جب کلمہ پڑھا جاتا ہے، اور نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے وقت بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہوتی ہے.

اور جب بھی مسلمان شخص کوئی صالح اور واجب و فرض یا پھر مستحب عمل کرتا ہے، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے، تو اس عمل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور عمل کرنے والے کی طرح اس کا اجر بھی ان تك پہنچتا ہے...

تو اس طرح مسلمان شخص تو ہر وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے، اور پوری عمر میں دن اور رات کو اس سے مربوط رکھتا ہے جو اللہ تعالی نے مشروع کیا ہے، نہ کہ صرف جشن میلاد منانے کے ایام میں ہی ، اور پھر جبکہ یہ جشن میلاد یا جشن آمد رسول منانا بدعت اور ناجائز ہے تو پھر یہ چیز تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں دور کرتی ہے نہ کہ نزدیك اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بدعتی جشن کی کوئی ضرورت نہیں وہ اس سے بے پرواہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ان کی تعظیم کے لیے وہ کام مشروع کیے ہیں جن میں ان کی عزت و توقیر ہوتی ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے: ¼وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ« [الشرح:4]

"اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا"

تو جب بھی اذان ہو یا اقامت یا خطبہ اس میں جب اللہ تعالى كا ذكر ہوتا ہے تو اس كے ساتھ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا ذكر لازمى ہوتا ہے، جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى محبت و تعظيم اور ان كى عزت و تكريم اور توقير كى تجديد كے ليے اور ان كى اتباع و پيروى كرنے پر ابھارنے كے ليے كافى ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ وتعالى نے اپنى كتاب قرآن مجيد فرقان حميد ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ولادت كو احسان قرار نہيں ديا بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بعثت كو احسان اور انعام قرار ديا ہے.

ارشاد بارى تعالى ہے:¼لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ « [آل عمران:164]

"يقينا اللہ تعالى نے مومنوں پر احسان اور انعام كيا جب ان ميں سے ہى ايك رسول ان ميں مبعوث كيا"

اور ايك مقام پر اس طرح ارشاد فرمايا:¼ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ «[الجمعة:2]

"اللہ وہى ہے جس نے اميوں ميں ان ميں سے ہى ايك رسول مبعوث كيا"

4 - اور بعض اوقات وہ يہ بھى كہتے ہيں:

ميلاد النبى صلى اللہ عليہ وسلم كا جشن منانے كى ايجاد تو ايك عادل اور عالم بادشاہ نے كى تھى اور اس كا مقصد اللہ تعالى كا قرب حاصل كرنا تھا!

اس كے جواب ميں ہم يہ كہيں گے كہ:

بدعت قابل قبول نہیں چاہے وہ کسی سے بھی سرزد ہو، اور اس کا مقصد کتنا بھی اچھا اور بہتر ہی کیوں نہ ہو، اچھے اور بہتر مقصد سے کوئی برائی کرنا جائز نہیں ہو جاتی، اور کسی کا عالم اور عادل ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ معصوم ہے.

5 - ان کا یہ کہنا کہ: جشن میلاد النبی بدعت حسنہ میں شمار ہوتی ہے، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کی خبر دیتی ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

بدعت میں کوئی چیز حسن نہیں ہے بلکہ وہ سب بدعت ہی شمار ہوتی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے "

صحیح بخاری (3 / 167) حدیث نمبر (2697) دیکھیں فتح الباری (5 / 355).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے:

" یقینا ہر بدعت گمراہی ہے"

اسے امام احمد نے مسند احمد (4 / 126) اور امام ترمذی نے جامع ترمذی حدیث نمبر (2676) میں روایت کیا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بدعتوں پر گمراہی کا حکم صادر کر دیا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ساری بدعتیں گمراہی نہیں بلکہ کچھ بدعتیں حسنہ بھی ہیں.

حافظ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ تعالی شرح الاربعین میں کہتے ہیں:

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: " ہر بدعت گمراہی ہے" یہ جوامع الکلم میں سے ہے، اس سے کوئی چیز خارج نہیں، اور یہ دین کے اصولوں میں سے ایك عظیم اصول ہے، اور یہ بالکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی قول کی طرح ہے:

" جس کسی نے بھی ہمارے اس دین میں ایسا کام ایجاد کر لیا جو اس میں سے نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اسے بخاری نے (3 / 167) حدیث نمبر (2697) میں روایت کیا ہے، دیکھیں: فتح الباری (5 / 355).

لھذا جس نے بھی کوئی ایجاد کرکے اسے دین کی جانب منسوب کر دیا، اور دین اسلام میں اس کی کوئی دلیل نہیں جس کی طرف رجوع کیا جا سکے تو وہ گمراہی اور ضلالت ہے، اور دین اس سے بری ہے دین کے ساتھ اس کا کوئی تعلق اور واسطہ نہیں، چاہے وہ اعتقادی مسائل میں ہو یا پھر اعمال میں یا ظاہری اور باطنی اقوال میں ہو) ا.ھ.

دیکھیں: جامع العلوم والحکم صفحہ نمبر (233).

اور ان لوگوں کے پاس بدعت حسنہ کی اور کوئی دلیل نہیں سوائے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا نماز تراویح کے متعلق قول ہی ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا:

(نعمت البدعة هذه) یہ طریقہ کیا ہی اچھا ہے. اسے بخاری نے تعلیقا بیان کیا ہے، دیکھیں: صحیح بخاری شریف (2 / 252) حدیث نمبر (2010) دیکھیں: فتح الباری (4 / 294).

جشن میلاد منانے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ:

کچھ ایسی نئی اشیاء ایجاد کی گئی جن کا سلف نے انکار نہیں کیا تھا: مثلا قرآن مجید کو ایك کتاب میں جمع کرنا، اور حدیث شریف کی تحریر و تدوین.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

ان امور کی شریعت مطہرہ میں اصل ملتی ہے، لہذا یہ کوئی بدعت نہیں بنتے.

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول " یہ طریقہ کیا ہی اچھا ہے" ان کی اس سے مراد لغوی بدعت تھی نہ کہ شرعی، لہذا جس کی شریعت میں اصل ملتی ہو تو اس کی طرف رجوع کیا جائے گا.

جب کہا جائے کہ: یہ بدعت ہے تو یہ لغت کے اعتبار سے بدعت ہو گی نہ کہ شریعت کے اعتبار سے، کیونکہ شریعت میں بدعت اسے کہا جاتا ہے جس کی شریعت میں کوئی دلیل اور اصل نہ ملتی ہو جس کی طرف رجوع کیا جا سکے.

اور قرآن مجید کو ایك کتاب میں جمع کرنے کی شریعت میں دلیل ملتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید لکھنے کا حکم دیا کرتے تھے، لیکن قرآن جدا جدا اور متفرق طور پر لکھا ہوا تھا، تو صحابہ کرام نے اس کی حفاظت کے لیے ایك کتاب میں جمع کر دیا.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو چند راتیں تراویح کی نماز پڑھائی تھی، اور پھر اس ڈر اور خدشہ سے چھوڑ دی کے کہیں ان پر فرض نہ کر دی جائے، اور صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں

علیحدہ علیحدہ اور متفرق طور پر ادا کرتے رہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اسی طرح ادا کرتے رہے، یہاں تك کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں ایك امام کے پیچھے جمع کر دیا، جس طرح وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے، اور یہ کوئی دین میں بدعت نہیں ہے.

اور حدیث لکھنے کی بھی شریعت میں دلیل اور اصل ملتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ احادیث بعض صحابہ کرام کو ان کے مطالبہ پر لکھنے کا حکم دیا تھا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں احادیث عمومی طور پر اس خدشہ کے پیش نظر ممنوع تھیں کہ کہیں قرآن مجید میں وہ کچھ نہ مل جائے جو قرآن مجید کا حصہ نہیں، لہذا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ ممانعت جاتی رہی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل قرآن مجید مکمل ہو گیا تھا، اور اسے احاطہ تحریر اور ضبط میں لا یا جا چکا تھا.

تو اس کے بعد مسلمانوں نے سنت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے احادیث کی تدوین کی اور اسے لکھا، اللہ تعالی انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ضائع ہونے اور کھیلنے والوں کے کھیل اور عبث کام سے محفوظ کیا.

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ:

تمہارے خیال اور گمان کے مطابق اس شکریہ کی ادائیگی میں تاخیر کیوں کی گئی، اور اس سے پہلے جو افضل ادوار کہلاتے ہیں، یعنی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور تبع تابعین کے دور میں کیوں نہ کیا گیا، حالانکہ یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ اور شدید محبت رکھتے تھے، اور خیر و بھلائی کے کاموں اور شکر ادا کرنے میں ان کی حرص زیادہ تھی، تو کیا جشن میلاد کی بدعت ایجاد کرنے والے ان سے بھی زیادہ ہدایت یافتہ اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے والے تھے؟ حاشا و کلا ایسا نہیں ہو سکتا.

6 - اور بعض اوقات وہ یہ کہتے ہیں کہ : جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر کرتا ہے، اور یہ اس محبت کے مظاہر میں سے ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اظہار کرنا مشروع اور جائز ہے !

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ:

بلاشك و شبہ ہر مسلمان شخص پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واجب ہے، اور یہ محبت اپنی جان، مال اور اولاد اور والد اور سب لوگوں سے زیادہ ہونی چاہیے- میرے ماں باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں - لیکن اس کا معنی یہ نہیں کہ ہم ایسی بدعات ایجاد کر لیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مشروع بھی نہ کی ہوں.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تو یہ تقاضا کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور ان کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کیا جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کی محبت کے مظاہر میں سے سب عظیم ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا

کیونکہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے.

لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی سنت کا احیاء کیا جائے، اور سنت رسول کو مضبوطی سے تھام کر اس پر عمل پیرا ہوا جائے، اور افعال و اقوال میں سے جو کچھ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہو اس سے اجتناب کرتے ہوئے اس سے بچا جائے.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ جو کام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے وہ قابل مذمت بدعت اور ظاہری معصیت و گناہ کا کام ہے، اور جشن آمد رسول یا جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ بھی اس میں شامل ہوتا ہے.

چاہے نیت کتنی بھی اچھی ہو اس سے دین اسلام میں بدعات کی ایجاد جائز نہیں ہو جاتی، کیونکہ دین اسلام دو اصولوں پر مبنی ہے اور اس کی اساس دو چیزوں پر قائم ہے: اور وہ اصول اخلاص اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری ہے.

فرمان باری تعالی ہے: ¼ بَلَى مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ« [البقرة:112]

"سنو! جو بھی اپنے آپ کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی کے سامنے جھکا دے بلا شبہ اسے اس کا رب پورا پورا بدلہ دے گا، اس پر نہ تو کوئی خوف ہو گا، اور نہ ہی غم اور اداسی"
تو اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اللہ تعالی کے لیے اخلاص ہے، اور احسان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور سنت پر عمل کرنے کا نام ہے. [مجلة البيان].) (قوسین کے مابین کاترجمہ چونکہ اسلام سوال وجواب ویب سائٹ پرموجود تھا اسلئے اسکامراجعہ کرکے اسی پراکتفاکیا گیا ہے.)

- عید میلاد النبی کے باطل ہونے کے کئی اسباب ہیں:

1 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ مدینہ تشریف لائے تواہل مدینہ کے پاس کئی عیدیں تھیں آپ نے انھیں باطل قراردیا اورفرمایا:"ہم مسلمانون کی عید عید الفطراورعید الأضحی ہے"

2 - نصوص بدعت سے روکتی ہیں اوراسے گمراہ قراردیتی ہیں "ہربدعت گمراہی ہے".

3 - اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت کی عیدوں کوباطل قراردیا.

4 - یہ (میلادیں)اسلام کے دشمن روافض کی ایجاد کردہ ہیں اوریہی مبتدعہ ہیں اورقبوں اورمسجدوں کوقبروں پربنانے والے ہیں.

5 - سلف صالحین میں سے کسی نے اس بدعت کونہیں منایا باوجودیکہ وہ ایمان اورنصوص کے فہم کے اعتبارسے سب سے زیادہ کامل تھے .اورجس

چیزکے ذریعہ بھی تقرب حاصل کی جائے (یاجس چیزکوبھی دین سمجھی جائے)جوسلف کے علم میں نہ ہوتووہ چیز دین میں سے نہیں ہے بلکہ وہ بدعت ہے.

- میلادوں کا اہتمام کرنے والے:

1 - ایک گروہ وہ ہے جنکا مقصد صرف بدعت کوترویج دینا اوراسکے لئے اپنے آپ کوفناکردینا ہےاوریہ نیک اورعلماء میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ سنت میں کوتاہی سے مشہورہیں اورجماعات واجتماعات اورطاعات میں پیچھے رہنے والے ہیں اوربدعت کے وقت نشیط رہنے والے ہیں جبکہ اکثران میں سے جانتے ہیں کہ وہ بدعت پرہیں لیکن اس پرمصروبضد ہیں.

2 - عوام جہلاء جواس بدعت کوجائزعبادت سمجھتے ہیں اوران لوگوں کی پیروی کرتے ہیں جوانھیں جہنم میں دھکیلنے والے ہیں.

3 - شہوت پرست لوگ جومیلاد میں صرف کھانے پینے اور عورتوں سے اختلاط وغیرہ کرکے لطف اندوزہوتے ہیں.

(شیخ صالح فوزان حفظہ اللہ نےفرماتے ہیں کہ:

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو یا جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی ساری اقسام و انواع اور اشکال و صورتیں بدعت منکرہ ہیں مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس بدعت سے بھی باز رہیں اور اس کے علاوہ دوسری بدعات سے بھی اجتناب کریں، اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احیاء کریں اور سنت کی پیروی کرتے رہیں، اور اس بدعت کی ترویج اور اس کا

دفاع کرنے والوں سے دھوکہ نہ کھائیں، کیونکہ اس قسم کے لوگ سنت کی احیاء کے بجائے بدعات کی احیاء کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں، بلکہ اس طرح کے لوگ تو ہو سکتا ہے سنت کا بالکل اہتمام کرتے ہی نہیں.

لہذا جس شخص کی حالت یہ ہو جائے تو اس کی تقلید اور اقتدا کرنی اور بات ماننی جائز نہیں ہے، اگرچہ اس طرح کے لوگوں کی کثرت ہی کیوں نہ ہو، بلکہ بات تو اس کی تسلیم کی جائے گی اور اقتدا اس کی کرنی چاہیے جو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتا ہو اور سلف صالحین کے نہج اور طریقہ پر چلنے والا ہو، اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حق کی پہچان آدمیوں کے ساتھ نہیں ہوتی، بلکہ آدمی کی پہچان حق سے ہوتی ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ تم میں سے جو زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت زیادہ اختلافات کا مشاہدہ کرے گا، لہذا تم میری اور میرے بعد ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت اور طریقہ کی پیروی اور اتباع کرنا، اسے مضبوطی سے تھامے رکھنا، اور نئے نئے کاموں سے اجتناب کرنا، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے" دیکھیں: مسند احمد (4 / 126) سنن ترمذی حدیث نمبر (2676).

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ اختلاف کے وقت ہم کس کی اقتدا کریں، اور اسی طرح یہ بھی بیان کیا کہ جو قول اور فعل بھی سنت کے مخالف ہو وہ بدعت ہے، اور ہر قسم کی بدعت

گمراہی ہے. [مجلة البيان]) (قوسین کے مابین کاترجمہ اسلام سوال وجواب ویب سائٹ پرموجودتھا اسلئے اسکا مراجعہ کرکے اسی پر اکتفاکیا گیا)

اللہ تعالی تمام لوگوں کواس چیز کی توفیق دے جس سے وہ راضی اورخوش ہو.اورمیں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اورہمارے والدین اورتمام مسلمانوں کوبخش دے ،اوردرودوسلام نازل ہوہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اورانکے آل واصحاب پر.